انتقاد

فارسي کا ایراني تلفظ تالیف : ڈاکٹر محمد بشیر حسین

ناشر : افق ادب لاهور صفحات : ۳۲+۶

قیمت : تین روپئے

یه کتابچه اکتوبر سنه ۱۹۷۱ء میں ایرانی شاهنشاهیت کے دو هزار ساله جشن کے موقع پر شائع هوا هے۔ اس کے مولف جناب ڈاکٹر بشیر حسین صاحب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاهور میں فارسی کے استاد هیں ۔ انهوں نے تهران یونیورسٹی سے فارسی میں ڈاکٹریٹ حاصل کی هے اور پاکستان میں فارسی کے ان معدودے چند استادوں میں سے هیں جو فارسی قواعد کے علاوه جدید ایرانی تلفظ سے بهی بخوبی واقف هیں ۔

انهوں نے ڈاکٹر محمد مقدم ، استاد زبانهاے قدیم ، تهران یونیورسٹی کی کتاب " ریشهٔ فعلهاے فارسی " کے لیے، فارسی مصادر پر مشتمل ایک مفید ضمیمه لکها تها ، جو مذکوره کتاب کے ساتھ ایران میں شائع هوا هے۔ ان کا تحقیقی مقاله " فعل مضارع در فارسی " جلد شائع هونے والا هے۔ یه مقاله تهران یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند کے لیے لکها گیا تها اور فی الواقع مصنف کا نهایت دقیق اور تحقیقی کارنامه هے۔ اس کے علاوه ڈاکٹر بشیر صاحب نے پروفیسر شیرانی مرحوم کے مجموعے ، پروفیسر شفیع مرحوم کے کتب خانے کے مخطوطات ، اور اورینٹل کالج میگزین کے مضامین ، کی فهرستیں بهی تیار کی هیں۔ اورینٹل کالج میگزین کے منتخب مضامین (جلد سوم اور چهارم) مرتب کئے جو " مقالات منتخبه " کے نام سے شائع هوئے هیں۔ اسی طرح ایرانی شاهنشاهیت کے حالیه جشن کے موقع پر شائع هونے والے مجموعے میں استادوں کے مقالات کو مرتب کیا هے۔

اور ''رقعات حکیم ابو الفتح گیلانی'' کو تصحیح و تحشیہ کے بعد ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان لاهور کی طرف سے شائع کیا ھے۔

زیر نظر کتابچہ میں فاضل مولف نے فارسی کے جدید ایرانی تلفظ سے متعلق بعض نہایت بنیادی اور مفید معلومات فراھم کی ھیں جن کا علم اس زمانے میں فارسی کے طلبہ یا ایرانی تلفظ کے سیکھنے کے خواھشمند حضرات کے لیے نہایت ضروری بلکہ ناگزیر ھے۔ اس مختصر رسالے میں انھوں نے مثالوں کے ذریعے فارسی کے رائج الوقت ایرانی تلفظ کا پاکستان میں رائج تلفظ سے مقابلہ کیا ھے اور زبر، زیر، پیش، الف، پے، تے، چے، کاف، میم اور نون سے پہلے الف، واو مجہول، یائے مجہول، یائے زینت، عین، غین اور قاف، نون غنہ، ھائے مختفی، یائے تنکیر، یائے مصدری اور مصادر مرکب کے علاوہ ''ھجا''، اور تکیہ (accent) پر بھی بحث کی ھے۔

کتاب اپنے موضوع سے متعلق نہایت اھم معلومات کی حامل ھے جس پر ھم فاضل مولف اور ناشر دونوں کو مبارک باد کا مستحق سمجھتے ھیں۔ مولف موصوف سے بعض فروگذاشتیں ھوگئی ھیں جن کی طرف مختصراً اشارہ کر دینا ضروری ھے تاکہ آئندہ اشاعت کے موقع پر ان کا ازالہ کردیا جائے۔ ان میں سے بعض طباعت کی غلطیاں ھیں اور بعض خود فاضل مولف کے سہو قلم کا نتیجہ معلوم ھوتی ھیں۔

الف۔ طباعت کی غلطیاں جو مصحح کی نظر میں نہیں آسکیں:

۱۔ کتاب میں اکثر جگہ ح، ط اور ع کو ḥ ‘ ṭ ‘ اور a‘ سے ظاھر کیا گیا ھے جبکہ ایرانی اور پاکستانی متداول تلفظ کے مطابق ان کو صرف ہ، ت اور ء کی طرح h ‘ t اور a’ سے ظاھر کرنا چاھئے تھا۔ مثلاً ملاحظہ ھو صفحات ۴ اور ۵۔ اسی طرح صفحہ ۴ سطر ۱۸ اور ۱۹، صفحہ ۵ سطر ۲۲ اور ۲۳ اور ۲۴، صفحہ ۶ سطر ۴ اور ۷ اور ۸، صفحہ ۷ سطر ۱۹، صفحہ ۱۴ سطر ۱۳ اور ۱۶

اور صفحہ ۲۰ سطر ۳ میں '' غ '' کے ایرانی تلفظ کو بجائے '' gh '' کے '' q '' سے ظاہر کیا گیا ہے۔

۲ - صفحہ ۳ سطر ۲۳ میں (اسب اور اسپ کے) پاکستانی اور ایرانی تلفظ ایک دوسرے کی جگہ لکھ دیے گئے ہیں۔

۳ - بعض جگہ پے، تے اور کاف کے تلفظ کو بجائے t^h, p^h اور k^h کے t, p اور k سے ظاہر کیا گیا ہے - ملاحظہ ہو صفحات ۱۱، ۱۷، ۱۸، ۱۹ اور ۲۹۔

۴ - صفحہ ۳ سطر ۱۷ میں '' as '' بجائے '' az '' اور سطر ۱۹ میں ''بر'' بجائے '' پر '' اور صفحہ ۷ سطر ۲۰ میں '' نزج '' بجائے '' نضج ''چھپ گیا ہے۔

۵ - صفحہ ۲۰ پر سطر ۱۵ میں '' بگذار '' کے اوپر حاشیہ کا نمبر '' ۱ '' لکھنا رہ گیا ہے - یہی نمبر '' ۱ '' اس صفحہ پر آخری سے پہلی سطر میں دیا جانا چاہئے تھا اور آخری دونوں سطریں بطور حاشیہ لکھی جانی چاہئے تھیں۔

(ب) - بعض وہ غلطیاں جو فاضل مولف کے سہو قلم کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں:

۱ - صفحہ ۲۰ سطر ۱۶ اور ۱۸ میں '' بگذار'' اور '' بگذر'' کے تلفظ کو بجائے bogzāor اور bogzar کے bo-gozāor اور bo-gozar لکھا ہے۔

۲ - صفحہ ۲۷ سطر ۳ اور ۴ میں '' نویسندہ '' اور '' شنوندہ '' کا تلفظ بجائے nevīsandeh اور shenavandeh کے navīsandeh اور shnavandeh لکھا ہے۔

۳ - صفحہ ۲۱ کے قاعدہ نمبر ۲ میں تحریر فرماتے ہیں: '' لفظ کے درمیان اگر عین آئے۔ ۔ ۔ '' - ایسے تمام قاعدوں میں علم زبان و تلفظ کی رو سے بجائے '' لفظ '' کے '' ھجا '' لکھنا بہتر اور صحیح تر ہے۔

۴ - صفحہ ۲۳ پر قاعدہ نمبر ۳ میں لکھتے ہیں: '' لفظ کے آخر میں عین آئے تو اس کا تلفظ بھی اردو کی طرح ہوگا مثلاً انواع، توزیع، نزع، طمع، نوع اور وداع وغیرہ ''، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایران میں ان الفاظ میں آخری ''ع '' کو صاف طور پر ہمزہ کی طرح ادا کرتے ہیں جبکہ اردو میں یا تو اس ہمزہ کو بالکل ادا ہی نہیں کرتے یا بہت ھلکی سی آواز سے ادا کرتے ہیں۔

۵ - صفحہ ۲۸ پر " ہائے ملفوظ " کے پہچاننے کا طریقہ تحریر فرماتے ہیں کہ " جہاں لفظ کے آخر میں آنے والی ہاء (ہ) سے پہلے کوئی مصوت بلند ... آئے وہ ہاء (ہ) ملفوظ ہو گی .... " لیکن معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مولف نے " بہ بہ "، " تہ "، " چہ " (مخفف چاہ) " دہ "، " رہ " (مخفف راہ) " شہ " (مخفف شاہ) " کہ " (نیز " کہ " مخفف کاہ) " گہ " (مخفف گاہ) اور " مہ " (نیز " مہ " مخفف ماہ) وغیرہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی جن میں ہائے ملفوظ آئی ہے۔

٦ - صفحہ ۳۱ سطر ۱۸ میں فاضل مولف کے بیان سے ایسا مترشح ہوتا ہے کہ " فردوسی " میں " ی " کو " یائے مصدری " فرما رہے ہوں جبکہ یہ یائے نسبت ہے۔ بہتر یہ تھا کہ وہ یائے نسبت اور " ی " کی دوسری اقسام میں " تکیہ " کے قواعد بھی بیان فرما دیتے۔

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ مولف موصوف فارسی کے رائج الوقت ایرانی تلفظ کے دوسرے اہم اصول بھی جو انہوں نے اس کتابچہ میں نہیں دئے ہیں مستقبل قریب میں سپرد قلم فرما کر فارسی کے جدید تلفظ سیکھنے والوں کی مزید اطلاع اور فائدے کے لئے کتابی صورت میں شائع فرما دیں گے۔

ہم ایک بار پھر فاضل مولف کی اس علمی کاوش کو سراہتے ہیں اور انکی مزید توفیق کے لئے دعا کرتے ہیں۔

اس مختصر رسالے کی قیمت (۳ روپئے) اگرچہ بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن ایک طرف اس کا فنی موضوع، دوسرے ٹائپ میں اس کی اشاعت اور وہ بھی تلفظ کے بعض خاص نشانات کے ساتھ، نیز کاغذ کی موجودہ کمیابی اور گرانی کے باوجود اچھے کاغذ کا استعمال، یہ سب عوامل اس کتابچہ کی نسبۃً زیادہ قیمت کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں۔

سید علی رضا نقوی